السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی اپنے سسرال کے گھر دو یوم کے لئے جاتا ہے جو اس کے اپنے گھر سے اتنے فاصلے پر ہے کہ اس کی نماز قصر ہو جاتی ہے، کیا سسرال + والوں کا گھر اس ا+ آدمی کے +لئے مسافری والا تصور ہو گا؟ یا اپنا گھر تصور ہو گا کہ نماز قصر نہ کرے؟ (سائل : شیخ محمد اکرم سوداگر چرم قصور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ قرآن وحدیث میں کوئی ایسی صحیح سند موجود نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے سسرال کا گھر اپنا ذاتی اور اقامتی گھر قرار پاتا ہو۔ عرف عام اور دنیوی رواج کو بھی دیکھا جائے تو سسرال کا رشتہ اگرچہ تمام رشتوں سے پکا اور مستحکم رشتہ بظاہر معلوم ہوتا ہے، لیکن اگر غور کیا جائے تو یہ رشتہ بعض دفعہ تمام رشتوں سے زیادہ کچا اور بودا بھی ثابت ہوتا ہے، یعنی تھوڑی اور معمولی بات پر طلاق ہو جاتی ہے اور پھر ہمیشہ کے لئے نہ صرف رشتہ داری کا بحال ہونا مشکل ہوتا ہے بلکہ ہمیشہ کے لئے دشمنی اور نفرت کی مضبوط بنیاد تیار ہو جاتی ہے۔ بہرحال اگر سسرال کا گھر قصر کی مسافت پر پڑتا ہے تو پھر داماد وہاں جا کر تین یوم کے لئے نماز قصر پڑھ سکتا ہے۔ واللہ اعلم میرے اس فتوی پر مولانا عبدالقادر حصاری رحمہ اللہ نے تعاقب کرتے ہوئے لکھ تھا کہ سسرال کے گھر داماد کے لئے قصر نماز جائز نہیں۔ اب قاری کو اختیار رہے جس فتوی پر اس کو اطمینان ہو اس پر عمل کرے

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص525

محدث فتویٰ